روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 106 | ہفتہ 22 ذوالحجہ 1416ھ 11 ہجرت 1375ہش 11 مئی 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یقین خدا تک پہنچاتا ہے

یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی ہے اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے۔ ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان پر جس قدر مصائب مالی یا جانی وارد ہوتے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کی نارضامندی کے سبب سے ہوتے ہیں۔ انسان کو چاہئے کہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے اور خدا تعالیٰ کو راضی کرے۔ تب تمام تکالیف' درد دور ہو جاتے ہیں۔ دنیا کی تمام اشیاء اور تمام دل انسانوں کے خدا تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ دیکھو جب تم کسی کے گھر میں جاؤ اور اور گھر والا تم پر راضی ہو تو اس کے تمام نوکر تمہاری خاطر کریں گے اور تمہارے ساتھ ادب سے پیش آئیں گے' لیکن اگر تم آقا کو ناراض کر دو تو کوئی نوکر تمہاری پرواہ نہ کرے گا۔ بلکہ سب بے عزتی کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 52)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اس کائنات میں خدا نے انسان کو عبد بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اگر وہ خدا کا عبد بن جائے تو وہ ساری برکتیں اسے مل جاتی ہیں جن کا ذکر کلام الٰہی میں کیا گیا ہے اور اگر وہ ایسا نہ بنے یعنی عباد الرحمٰن میں شامل نہ ہو تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہے کسی اور پر اس کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی اور نہ کسی اور کو مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی کا جرم ہے تو اس نے نقصان اٹھانا ہے اور اگر کسی نے کچھ پانا ہے تو اس نے پانا ہے..... ہدایت پر اس نے خود قائم رہنا ہے۔ ساری دنیا بھی اگر خدا سے دور ہو جاتی ہے اور ایک فرد واحد خدا کے حضور روحانی رفعتوں کو حاصل کر رہا ہے تو ساری دنیا کی دوری اس کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی۔ حضرت نبی کریم ﷺ کی ابتدائی زندگی کو دیکھ لو۔ دعویٰ نبوت سے پہلے بھی آپ خدا کے حضور جو گریہ وزاری اور عبادتیں کرتے رہے وہ بتاتی ہیں کہ اس وقت حقیقی معنے میں خدا تعالیٰ کا ایک ہی عبادت گزار بندہ تھا۔ آپ کے سوا ساری دنیا غفلت میں پڑی ہوئی تھی۔ کوئی تکبر میں پڑا ہوا تھا۔ کوئی ابیٰ اور استکبار میں پڑا ہوا تھا۔ کوئی خدا کے خلاف بغاوت میں لگا ہوا تھا۔ صرف وہی ایک بندہ تھا جو خدا کے حضور جھکا ہوا تھا۔ پھر اس وقت جب کہ ہر انسان خدا سے دور تھا خدا نے اسی ایک بندے سے پیار کیا۔ اور اتنا پیار کیا کہ کسی اور انسان کے حق میں نظر نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ نے اتنا پیار کیا ہو۔ یا کسی اور انسان کو خدا تعالیٰ کا اتنا پیار ملا ہو۔ یا خدا تعالیٰ کی طرف سے اتنی نعمتیں ملی ہوں۔ یا اتنی عزت قائم ہوئی ہو جتنی آنحضرت ﷺ کو حاصل ہوئی۔ پس وہ جو اکیلا تھا کروڑوں کروڑ لوگ اس پر درود بھیجنے والے پیدا ہو گئے اور قیامت تک پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔

غرض یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان خود اپنا ذمہ دار ہے۔ کسی انسان کو خدا تعالیٰ کے پیار سے روکنے کی کوئی اور انسان طاقت نہیں رکھتا۔ اسے اگر پیار ملتا ہے تو (اے انسان تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا ہے) کے حکم کے مطابق ملتا ہے اور اگر وہ خدا کے پیار سے محروم رہتا ہے تو اس محرومی کی ذمہ داری اس کے اپنے نفس پر ہے۔ کسی اور پر نہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔

(از خطبہ 23- دسمبر 1977ء)

دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح بہہ کر آستانہ الوہیت پر گرتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب ابن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب آف جھنگ جو مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کے بہنوئی اور برادر نسبتی بھی تھے مختصر علالت کے بعد مورخہ 14- اپریل 96ء بروز اتوار ملتان میں وفات پا گئے۔

تقسیم ملک کے بعد انہوں نے ملتان میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی اور انہیں جماعت احمدیہ ملتان کی مختلف عہدوں پر لمبے عرصہ تک خدمت کی توفیق ملی۔ نہایت ملنسار' ہنس مکھ اور مرنجاں مرنج انسان تھے۔ ہر کسی سے نہایت شفقت سے پیش آتے اور دعا میں غیر معمولی شغف تھا۔ ان کی وفات سے جماعت میں اور ان کے خاندان میں ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں اس خلاء کو پورا کرے اور ان کے پسماندگان کو ان کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ان کی تدفین ملتان میں ہی ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ ملتان نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے پسماندگان میں تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواست دعا

○ مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ حال بیلاروس مورخہ 4- مئی کو کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عزیز الحق رامہ صاحب چیف کیمسٹ شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاوالدین و سابق قائد علاقہ ضلع گوجرانوالہ کو 6- مئی 96ء کو اچانک دل کا دورہ ہوا۔ 48 گھنٹے فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں رہے۔ اگرچہ اب روبصحت ہیں مگر ہسپتال میں ہی زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

جن باتوں کو خدا اپنی تقدیس کی وجہ سے پسند نہیں کرتا وہی گناہ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

11- ہجرت 1375 ہش 11 - مئی 1996ء

اللہ تعالیٰ کی بخشش وسیع ہے

کوئی شخص اچھا ہو یا برا یہ ہمارے اندازے ہوتے ہیں کسی کو کچھ کرتا دیکھتے ہیں تو ہم اسے اچھا بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور برا بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس بات کی خبر نہیں ہوتی کہ اس نے یہ کیا کیوں ہے۔ حالانکہ کچھ کرنے یا نہ کرنے کی اہمیت کا اصل تعلق تو اس بات سے ہے کہ کوئی شخص کچھ کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے اور نہیں کرتا تو کیوں نہیں کرتا۔ اسے ہم نیت بھی کہہ سکتے ہیں' ارادہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس کی سمجھ بوجھ بھی کہہ سکتے ہیں۔ بعض اوقات انسان ایک کام کرتا ہے ہو سکتا ہے ہمیں اچھا نظر نہ آئے لیکن اس کی نیت پر ہم اگر الزام رکھیں تو یہ ایسی بات ہو گی جس کی ہمیں کچھ خبر نہیں۔ یا تو وہی بتا سکتا ہے کہ اس نے کوئی کام کیوں کیا ہے۔ یا کوئی کام کیوں نہیں کیا۔ یا اس سے بھی بہتر خدا تعالیٰ جانتا ہے اور اسی لئے ہمیں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے کاموں کی جزاء اور سزا اس کی استعداد اور اس کی استطاعت اور اس کی سمجھ بوجھ کے مطابق دے گا۔ کیا آپ نے یہ سنا ہے کہ

"ایک شخص بڑا گنہگار ہو گا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہے گا میرے قریب ہو جا۔ یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ تو نے فلاں گناہ کیا۔ فلاں گناہ کیا۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنائے گا۔ وہ کہے گا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب گناہ معاف کئے اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا۔ تب وہ بندہ سوچے گا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملا ہے تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ہی ثواب ملے گا۔ یہ سوچ کر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گنائے گا کہ اے خدا میں نے تو یہ بھی گناہ کئے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سن کر ہنسے گا اور فرمائے گا کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے پھر اسے حکم دے گا کہ جاؤ بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا۔ تو کیا خبر ہے کہ خدا تعالیٰ کا اس سے کیا سلوک ہے یا اس کے دل میں کیا ہے"۔

اس ارشاد کے مطابق دو باتیں ابھر کر سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کا انسان سے کیا سلوک ہے اور دوسرے یہ کہ انسان کے دل میں کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دونوں باتیں ایک ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا سلوک انسان سے جو کچھ اس کے دل میں ہے اس کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ انسان جان بوجھ کر گناہ کرے خدا کی نافرمانی میں ملوث ہو اور دیدہ دلیری سے کہے کہ میں خدا کی بات نہیں مانوں گا اور خدا تعالیٰ اس سے پیار کرے اس کے گناہوں کو بخش دے اور اسے بہشت میں داخل کر دے۔ ہاں جو کچھ اس کے دل میں ہے اس کو دیکھے گا۔ عمل چاہے کیسا ہی ہو لیکن اگر دل کی کیفیت پاک اور صاف ہے تو گناہ اس کی کمزوری کی وجہ سے سرزد ہوتا ہے تو یقیناً اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک مہربانی کا ہو گا۔

پس اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنے دلوں کو پاک اور صاف کرنے کی ضرورت ہے اگرچہ ہم سے غلطیاں بھی سرزد ہوں گی اور بعض امور میں ہماری غلطیوں کو گناہ بھی کہا جا سکے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے محبت کے سلوک کے لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے دلوں کو پاک اور صاف کریں۔ اگر ہم ایسا کر لیں تو ہم بھی اس شخص کی طرح ہو سکتے ہیں جسے چھوٹے چھوٹے گناہوں کی جگہ دس دس نیکیوں کا ثواب ملا اور ہمارے بڑے گناہوں کا بیان سن کر اور ہمارا اقرار اور اعتراف دیکھ کر اللہ تعالیٰ ہماری بات پر ہنسے اور فرمائے کہ بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا۔ اسی لئے حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے اور اس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے"۔

گویا کہ ہمیں بلاوجہ لوگوں کی اچھائی اور برائی کے غلط اندازے لگانے سے بچنا چاہئے اور اپنے دل کی صفائی کی فکر کرنی چاہئے۔ اپنا دل پاک اور صاف ہو تو نہ صرف انسان خود نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے بلکہ دوسروں کی بدیاں بھی اس کی نظر سے پوشیدہ ہو جاتی ہیں۔ اور ان کی نیکیاں سامنے آنے لگتی ہیں۔ اور یہی بات انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب لا کر زیادہ سے زیادہ بھلائی اور نیکی کا موقعہ عطا کر سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنے دلوں کو پاک اور صاف کر سکیں اور خدا تعالیٰ کے محبت کے سلوک کے وارث بن سکیں۔ یہی زندگی کا اصل مقصد ہے اور اسی کے حصول کے لئے ہمیں کوشاں رہنا چاہئے۔

مستعد ہے ٹیم میری مجھ کو اس پر فخر ہے
کام جو کرنا ہو وہ مل جل کے کر لیتے ہیں ہم
اپنی اپنی خامیوں اور خوبیوں کو ایک ساتھ
دیکھ کر اک دوسرے میں ان کو کر لیتے ہیں ضم

ابو الاقبال

رفتگاں

زندگی کی گھما گھمی میں بھی سو جاتے ہیں لوگ
چلتے چلتے وسعتِ ماضی میں کھو جاتے ہیں لوگ

دلربا' شعلہ نوَا' شیریں زباں' جادو بیاں
ہنستے گاتے کس لئے خاموش ہو جاتے ہیں لوگ

ٹوٹ جاتی ہے بھری محفل میں مینائے حیات
قہقہوں کے تار میں آنسو پرو جاتے ہیں لوگ

آنکھ کی پُتلی میں رستے بستے ہو جاتے ہیں گم
جاتے جاتے اپنے نقشِ پا بھی دھو جاتے ہیں لوگ

دل تڑپ اٹھتا ہے جب آتا ہے یادوں کا ہجوم
پیار کی کھیتی میں غم کے بیج بو جاتے ہیں لوگ

"تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را"

عبدالمنان ناہید

اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی اولادوں کو قربان کر دو

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ یہ نسخہ بتایا ہے کہ جب تمہیں خدا ملے۔ اور اس کا قرب حاصل ہو جائے تو اس رحمت اور برکت کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی اولادوں کو قربان کر دو تب اس کی رحمت کا دودھ بعد کی نسل کے لئے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اس اولاد کو بھی عقل دیتا ہے اور وہ بھی اپنی اولاد کی قربانی پیش کر دیتا ہے تو اس سے اگلی نسل میں بھی یہ رحمت اور فضل کا دودھ محفوظ ہو جاتا ہے۔ غرض جب تک نسلیں اپنی اولاد کی قربانی کرتی رہیں گی۔ دین اور عرفان ان میں محفوظ رہے گا"

(الفضل 9- مئی 1940ء)

حیثیت سے کم چندہ تحریک جدید پیش کرنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کر لیں۔ نادہند وہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ وعدے لکھاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔"

(ایڈیشنل وکیل المال ثانی تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ

اگر یہ جستجو ہے کہ اس تفاوت مراتب رکھنے میں حکمت کیا ہے تو سمجھنا چاہئے کہ اس بارے میں کلام الٰہی نے تین حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ جو عند العقل نہایت بدیہی اور روشن ہیں۔ جس سے کوئی عاقل انکار نہیں کر سکتا اور وہ بتفصیل ذیل ہیں:-

اول یہ کہ تا مہمات دنیا یعنی امور معاشرت بااحسن وجہ صورت پذیر ہوں۔ جیسا فرمایا ہے:-

"کفار کہتے ہیں کہ یہ (...) مکہ اور طائف کے بڑے بڑے مالداروں اور رئیسوں میں سے کسی بھاری رئیس اور دولت مند پر کیوں نازل نہ ہوا تا اس کی رئیسانہ شان کے شایاں ہوتا۔ اور نیز اس کے رعب اور سیاست اور مال خرچ کرنے سے جلد تر دین پھیل جاتا۔ ایک غریب آدمی جس کے پاس دنیا کی جائیداد میں سے کچھ بھی نہیں کیوں اس عہدے سے ممتاز کیا گیا؟ (پھر آگے بطور جواب فرمایا) کیا قسّام ازل کی رحمتوں کا تقسیم کرنا ان کا اختیار ہے۔ یعنی یہ خداوند حکیم مطلق کا فعل ہے کہ بعضوں کی استعدادیں اور ہمتیں پست رکھیں اور وہ زخارف دنیا میں پھنسے رہے۔ اور رئیس اور امیر اور دولت مند کہلانے پر پھولتے رہے۔ اور اصل مقصود کو بھول گئے۔ اور بعض کو فضائل روحانیت اور کمالات قدسیہ عنایت فرمائے۔ اور وہ اس محبوب حقیقی کی محبت میں محو ہو کر مقرب بن گئے۔ اور مقبولان حضرت احدیت ہو گئے (پھر بعد اس کے اس حکمت کی طرف اشارہ فرمایا کہ جو اس اختلاف استعدادات اور تبائن خیالات میں مخفی ہے) یعنی ہم نے اس لئے بعض کو دولت مند اور بعض کو درویش اور بعض کو لطیف طبع اور بعض کو کثیف طبع اور بعض طبیعتوں کو کسی پیشہ کی طرف مائل اور بعض کو کسی پیشہ کی طرف مائل رکھا ہے تا کہ ان کو یہ آسانی پیدا ہو جائے کہ بعض کے لئے بعض کاربرار اور خادم ہوں اور صرف ایک پر بھار نہ پڑے اور اس طور پر مہمات بنی آدم بآسانی تمام چلتے رہیں۔ اور پھر فرمایا کہ اس سلسلہ میں دنیا کے مال و متاع کی نسبت خدا کی کتاب کا وجود زیادہ تر نفع رساں ہے۔ یہ ایک لطیف اشارہ ہے جو ضرورت الہام کی طرف فرمایا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اور بجز ایک دوسرے کی مدد کے کوئی امر اس کا انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ایک روٹی کو دیکھئے جس پر زندگانی کا مدار ہے۔ اس کے تیار ہونے کے لئے کس قدر تمدن و تعاون درکار ہے۔ زراعت کے تردد سے لے کر اس وقت تک کہ روٹی پک کر کھانے کے لائق ہو جائے بیسیوں پیشہ وروں کی اعانت کی ضرورت ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ عام امور معاشرت میں کس قدر تعاون اور باہمی مدد کی ضرورت ہو گی۔ اسی ضرورت کے انصرام کے لئے حکیم مطلق نے بنی آدم کو مختلف طبیعتوں اور استعدادوں پر پیدا کیا تا ہر ایک شخص اپنی استعداد اور میل طبع کے موافق کسی کام میں بہ طیب خاطر مصروف ہو۔ کوئی کھیتی کرے۔ کوئی آلات زراعت بنائے۔ کوئی آٹا پیسے۔ کوئی پانی لاوے۔ کوئی روٹی پکاوے۔ کوئی سوت کاتے۔ کوئی کپڑا بنے۔ کوئی دوکان کھولے۔ کوئی تجارت کا اسباب لاوے۔ کوئی نوکری کرے۔ اور اس طرح سے ایک دوسرے کے معاون بن جاویں۔ اور بعض کو بعض مدد پہنچاتے رہیں۔ پس جب ایک دوسرے کی معاونت ضروری ہوئی تو ان کا ایک دوسرے سے معاملہ پڑنا بھی ضروری ہو گیا اور جب معاملہ اور معاوضہ میں پڑ گئے اور اس پر غفلت بھی جو استغراق امور دنیا کا خاصہ ہے عائد حال ہو گئی تو ان کے لئے ایک ایسے قانون عدل کی ضرورت پڑی جو ان کو ظلم اور تعدی اور بغض اور فساد اور غفلت من اللہ سے روکتا رہے۔ تا نظام عالم میں ابتری واقع نہ ہو۔ کیونکہ معاش و معاد کا تمام مدار انصاف اور خداشناسی پر ہے اور التزام انصاف و خداترسی ایک قانون پر موقوف ہے جس میں دقائق معدلت و حقائق معرفت الٰہی بدرستی تمام درج ہوں اور سہواً یا عمداً کسی نوع کا ظلم یا کسی نوع کی غلطی نہ پائی جاوے۔ اور ایسا قانون اس کی طرف سے صادر ہو سکتا ہے جس کی ذات سہو و خطا و ظلم و تعدی سے بکلی پاک ہو۔ اور نیز اپنی ذات میں واجب الانقیاد اور واجب التعظیم بھی ہو۔ کیونکہ گو کوئی قانون عمدہ ہو مگر قانون کا جاری کرنے والا اگر ایسا نہ ہو جس کو باعتبار مرتبہ اپنے کسی کے سب پر فوقیت اور حکمرانی کا حق ہو۔ یا اگر ایسا نہ ہو جس کا وجود لوگوں کی نظر میں ہر ایک طور کے ظلم و خبث اور خطا اور غلطی سے پاک ہو تو ایسا قانون اول تو چل ہی نہیں سکتا۔ اور اگر کچھ دن چلے بھی تو چند ہی روز میں طرح طرح کے مفاسد پیدا ہو جاتے ہیں اور بجائے خیر کے شر کا موجب ہو جاتا ہے۔ ان تمام وجوہ سے کتاب الٰہی کی حاجت ہوئی کیونکہ ساری نیک صفتیں اور ہر ایک طور کی کمالیت و خوبی صرف خدا ہی کی کتاب میں پائی جاتی ہیں و بس۔"

دعا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آمنہ خاتون اہلیہ مولانا نذیر احمد مبشر

محترمہ صاحبزادی آمنہ طیبہ صاحبہ

27۔ مارچ کی صبح کو جب آمنہ طیبہ صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات کی خبر اچانک سنی تو شدید دھچکا لگا بے اختیار ہم اللہ ہی کے ہیں اور....... منہ سے نکلا اور ساتھ ہی ضبط نہ ہونے والی چیخیں بھی۔ میں کہوں خدایا یہ خبر غلط ہو لیکن یہ تو دل کے لئے ایک طفل تسلی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہو چکی تھی بس اب صرف یہ کہہ کر کہ اے اللہ مجھے اس صدمہ کا بہتر رنگ میں اجر عطا کرنا اور ان سب کو بھی جو مجھ سے زیادہ غم سے دوچار ہوئے ہیں یعنی آپ کے محترم شوہر میاں صاحب ان کی اولاد اور دیگر اقرباء اس اچانک خبر سے مجھے صدمہ کا احساس اس لئے بھی زیادہ ہوا کہ میں ان کی وفات سے صرف ایک دن پہلے ان سے ملنے گئی تھی شام کے قریباً پانچ بجے کا وقت ہو گا۔ آپ اس وقت اندر کمرہ میں محترم میاں صاحب کے پاس تھیں خادمہ نے جا کر اطلاع دی تو اسی وقت بیرونی کمرہ میں آ گئیں آ کر گلے ملیں اور میں نے بھی پر خلوص پیار کیا بیٹھتے ہی پہلے حسب معمول مولوی صاحب کا حال پوچھا ان کی صحت کے لئے دعا کی پھر مجھے بتایا کہ تین چار دن پہلے میں گر گئی تھی شکر ہے پہلے کی طرح زیادہ چوٹ نہیں لگی اگر ریڑھ کی ہڈی کو چوٹ لگتی تو زیادہ خطرناک ہوتی پھر کہنے لگیں آپ کے لئے کنو بھجوائے تھے اب تو میٹھے ہو گئے ہیں نا؟ میں ہنس کر کہا رمضان میں جو بھجوائے تھے وہ بھی کھٹے نہیں تھے اور میں آج کنوؤں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ہی آئی ہوں تا کہ آپ سے اس بہانہ سے ملاقات بھی ہو جائے۔ پھر مجھ سے کہنے لگیں کہ میں نے تمہاری بہو کو (ڈاکٹر منیر احمد مبشر کی بیوی) مجیب احمد کے بیٹے کی شادی پر خاص طور پر بلایا تھا آپ اسے ساتھ لے کر کیوں نہیں آئیں تھیں۔ میں نے معذرت کی کہ مولوی صاحب کی علالت کی وجہ سے ہم دونوں میں سے کسی نہ کسی کو تو گھر پر رہنا ہوتا ہے اس لئے وہ نہ آ سکی۔ پھر مجھے بتایا کہ تسلیم انگلینڈ سے واپس آ گیا ہے پاکستان میں مستقل طور پر رہنے کا ارادہ ہے لاہور میں پریکٹس کی جگہ وغیرہ کے حصول کے لئے کچھ پریشان ہے اس لئے مولوی صاحب کو خاص طور پر دعا کے لئے کہیں اور خود بھی دعا کریں اس ذکر پر خود بھی بہت فکر مند ہو گئیں۔ میں نے تسلی دی کہ اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا آپ پریشان نہ ہوں۔ میں جب بھی جاتی ہمیشہ مولوی صاحب کو دعا کے لئے کہنے کی یاددہانی کراتیں خصوصاً محترم میاں صاحب کی صحت کے لئے۔ ملازمہ سے میرے لئے پانی وغیرہ منگوایا میں واپس آنے کے لئے اٹھنے لگی تو اصرار کیا کہ ابھی اور بیٹھو میں نے انہیں بتایا کہ دارالضیافت میں ایک جنازہ (کرنل دلدار کی والدہ صاحبہ کا جو کہ سرگودھا والے ڈاکٹر سعید احمد کی ہمشیرہ بھی تھی) آ رہا ہے اس لئے مجھے وہاں جانا ہے۔

یہ تھی میری بو طیبہ بیگم کے ساتھ آخری ملاقات اور آخری گفتگو آہ مجھے کیا معلوم تھا کہ میری پیاری سہیلی اور بہنوں کی طرح عزیز بو طیبہ آج مجھ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہی ہیں طیبہ بیگم کے میرے ساتھ تھوڑے عرصہ کے تعلقات نہیں تھے بلکہ نصف صدی سے دو سال پہلے کے وہ اس طرح کہ میری پیاری پھوپھی جان حضرت ام طاہر کو میری والدہ صاحبہ کے ساتھ بہت پیار اور لگاؤ تھا کثرت سے ادھر ادھر آنا جانا بھی وقتاً فوقتاً حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ سے بھی ملاقات وغیرہ ہو جاتی۔ اس طرح ان سے رابطہ ہو گیا اور پھر براہ راست ان کے ہاں بھی مجھے ساتھ لے کر جاتیں پہلے بچوں کی پیدائش پر پھر ان کی شادیوں وغیرہ کے مواقع پر بھی۔ اب طیبہ بیگم کی وفات پر اک بھولی بسری بات یاد آ گئی کیونکہ بے شمار باتیں مرور زمانہ کی وجہ سے ذہن سے کالعدم ہو چکی ہیں جب طیبہ بیگم کی شادی ہوئی تھی تو حضرت بیگم صاحبہ نے میری والدہ صاحبہ کو بھی شادی پر بلایا تھا میری والدہ صاحبہ نے گھر میں بنائی ہوئی کوئی چیز لڈو تھے یا کچھ اور جسے پہلے لڑکی کی روٹی کہتے تھے بھجوائی ساتھ ایک بہت خوبصورت کڑھائی والا قیمتی مخمل کا خوان پوش تھا جو حضرت ابا جان کے لئے ان کے کوئی دوست ایران سے لائے تھے یہ خوان پوش حضرت نواب صاحب کے گھر میں بہت پسند کیا گیا تھا اور تعریف کی گئی تھی اس کے بعد قادیان میں ہونے والی بچوں کی شادیوں میں یہ تعلقات قائم رہے ہمارے گھر حضرت بیگم صاحبہ تشریف لاتی رہیں۔ بعد میں تقسیم کے بعد یہ سلسلہ کچھ جاری نہ رہا طیبہ بیگم سے قادیان دارالسلام میں نواب صاحب کی کوٹھی پر ملاقات ہوتی رہتی تھی اور پھر ایک تعلق بھی طیبہ بیگم کے ساتھ یہ تھا کہ میری بہن فاطمہ اور طیبہ ایف۔ اے تک قادیان میں کلاس فیلو اور آپس میں سہیلیوں کی طرح تھیں اور بہت انس تھا جو فاطمہ کی وفات تک بلکہ بعد میں بھی قائم رہا فاطمہ کی وفات کی ٹیلیفون پر خبر ان کو ملی تو صبح ہی حضرت ام متین مریم صدیقہ اور حضرت مہر آپا کے ساتھ دارالرحمت غربی ان کے گھر پہنچ گئیں اور بہت غم اور افسوس کا اظہار کیا۔ ان کی وفات کے بعد ان کی بیٹی کی شادی پر خاص طور پر تشریف لا کر تحفہ وغیرہ دیا اور اب

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اکرم عمر- مربی انچارج گوئٹے مالا

رانا فیض بخش صاحب نون

مکرم محمد اکرم عمر صاحب مربی انچارج گوئٹے مالا لکھتے ہیں۔

دفتر الفضل میں آپ کے ساتھ گزارے ہوئے چند لمحات کو کیمرے کی آنکھ نے محفوظ کر لیا تھا جو اب کاغذی ہے پیرہن کی شکل میں آپ کے سامنے ہیں۔ امید ہے اس سے میرے لئے دعا کی صورت پیدا ہو جائے گی۔

پاکستان میں اور غیر ممالک میں الفضل کی کشش بالکل مختلف ہے۔ پاکستان سے باہر تو یہ اخبار بے حد پیارا' دلکش' پر کشش اور معلوماتی لگتا ہے کہ الفاظ اس کیفیت کو بیان نہیں کر سکتے۔

جب الفضل کا بنڈل ملتا ہے۔ کھانا پینا سب بھول جاتا ہے۔ اور دل کرتا ہے کہ پہلے اسے پڑھ کر پیاس بجھالی جائے اور بھوک مٹالی جائے اور بعض اوقات تو کھانے کی میز پر اس کا ہی مطالعہ ہو رہا ہوتا ہے۔

دراصل اس کا ملنا تو ان دوستوں کے ملنے کی طرح ہے کہ جنہیں روز روز مل کر بھی پیاس نہیں بجھتی۔ بلکہ لطف بڑھتا جاتا ہے۔ اور ملنے کی خلش رہتی ہے۔

میری طرف سے آپ کو مع تمام عملے کے سلام و دعا اور مبارک باد۔ خصوصاً مکرم برادرم عبدالستار خان صاحب مربی سلسلہ کو میرے ڈھیروں سلام کیونکہ وہ میرے پرانے مہربان اور سپین میں قیام کے دوران وہ میرے استاد' رہنما اور شفیق دوست رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مع فیملی ہمیشہ خوش و خرم رکھے۔ ان کی علمی قابلیت تو اب مزید کھل کر سامنے آئی ہے اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

میرے بہت پیارے نانا جان' جو ہمارے لئے ایک دعا گو قیمتی وجود تھے۔ 12 دسمبر 95ء کو بقضائے الٰہی بستی جمال والہ ضلع ملتان میں وفات پا گئے۔ آپ صاحب کشف و رویا اور صحیح معنوں میں ایک داعی الی اللہ تھے۔ امامت احمدیہ سے محبت و عقیدت کا تعلق تھا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر نوے سال تھی لیکن اس حالت میں بھی جب کہ بڑھاپے کی انتہائی حدوں کو چھو رہے تھے ذہن و حافظہ اور قوت تحریر غضب کی تھی۔ آخری ایام تک دعوت الی اللہ کی غرض سے علمی مضامین کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ نے بکثرت علمی مضامین اور رؤیا جو اللہ تعالیٰ نے پورے فرمائے یادگار چھوڑے ہیں۔

دسمبر سال 94ء میں آپ کافی بیمار ہو گئے۔ رات بارہ بجے سے پہلے بتایا کہ اگر میں بارہ بجے تک تندرست ہو گیا تو ٹھیک' ورنہ اللہ کے حضور حاضر ہو جاؤں گا۔ کیونکہ مجھے اشارہ ہوا ہے کہ میری وفات میں بارہ کا عدد شامل ہے۔ معلوم نہیں بارہ تاریخ ہے یا بارہ بجے کا وقت۔ اس سال تو آپ کی طبیعت سنبھل گئی مگر اگلے سال 12 دسمبر 95ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ تاریخ بھی بارہ تھی اور مہینہ بھی بارھواں تھا۔

آپ 5 نومبر 1906ء کو چاہ نون والہ ضلع مظفر گڑھ میں پیدا ہوئے۔ چھ سال کے تھے کہ آپ کے والد محترم رانا کریم بخش نون وفات پا گئے۔ آپ کے بڑے بھائی رانا حبیب محمد نون (جو پچیس سال بڑے تھے) نے آپ کو ابتدائی تعلیم دلوائی اور پالا۔ چوتھی جماعت کے وظیفہ کے امتحان میں وظیفہ حاصل کیا۔ 1927ء میں میٹرک پاس کیا۔

1960ء میں ملتان ڈویژن کے ایجوکیشنل انسپکٹر مقرر ہوئے۔ پھر دوبارہ کواپریٹو فارمنگ سکیم میں آ گئے۔ ملک فیروز خان نون کے دور میں فارمنگ سکیم ختم کر دی گئی تو آپ کی جدوجہد اور کوششوں سے دوبارہ یہ سکیم بحال کی گئی۔

آپ بعد ازاں ریجنل رجسٹرار ملتان کے دفتر میں انسپکٹر شماریات تعینات ہوئے۔ یہاں سے ترقی پا کر بہاولنگر میں اسسٹنٹ رجسٹرار ہو گئے۔ وہاں سے ساہیوال تعینات ہوئے اور 5 نومبر 1966ء کو پنشن پا کر بستی جمال والہ تحصیل شجاع آباد میں فروکش ہوئے۔

محترم نانا جان نے 5 ستمبر 1931ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر) کی خدمت میں بیعت کا خط بھجوایا۔ آپ تحصیل شجاع آباد میں احمدیت قبول کرنے والے پہلے فرد تھے۔ آپ کے بعد دوسرے نمبر پر اس علاقہ سے حضرت ملک عمر علی صاحب کھوکھر نے احمدیت قبول کی۔

حضرت نانا جان' خاکسار کے ساتھ اکثر و بیشتر خط و کتابت فرماتے تھے۔ آپ اپنے خطوط میں گھریلو حالات کم اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور دعوت الی اللہ کے واقعات اور علمی مضامین کا زیادہ ذکر کیا کرتے تھے۔ ان کے خطوط اور مضامین ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔ جن کو کسی اور فرصت میں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے قبلہ نانا جان کا ذکر خیر ان کی حین حیات اپنے 29 جنوری 93ء اور 12 فروری 93ء کے خطبات میں فرمایا وہ اقتباسات تحدیث نعمت کے طور پر میں یہاں درج کرتا ہوں۔ 29 جنوری 93ء کے خطبہ میں فرمایا "مختصر آپ کے سامنے ایک خط کا ایک اقتباس پڑھ کر سناتا ہوں۔ اور اس کے بعد یہ خطبہ ختم ہو گیا۔ رانا فیض بخش صاحب نون لکھتے ہیں گزشتہ سال میرا کل بجٹ 2100 روپے تھا۔ میں نے فیصلہ کر لیا کہ تمام ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر کپاس کی چنائی پر اپنا سالم چندہ ادا کروں گا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ روپیہ ادا کر دیا۔ ہفتہ عشرہ کے بعد اے جی آفس ملتان سے اطلاع ملی کہ آپ کی پنشن 268 روپے ماہوار کے حساب سے بڑھا دی گئی ہے اور 840 روپے کی بجائے اب آپ کو پنشن 1108 روپے ماہوار ملا کرے گی۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ 3300 روپے سابقہ بقایا' انہوں نے لکھا کہ خزانے سے وصول کر لیں۔ کہتے ہیں یہ ایک مثال نہیں۔ فرماتے ہیں ساری زندگی میں نے تو یہی دیکھا ہے کہ خدا کی خاطر جب کچھ دیا ہے' اسی وقت نقد نقد اس کی ادائیگی ہوئی ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ آئندہ بھی مرنے کے بعد بھی اعتبار رکھنا۔ یہ نہ سمجھنا کہ وعدے ہیں۔ وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد کی جزا وعدہ فردا ہے ان کے لئے اس میں ایک پیغام ہے کہ وہ خدا جو اس دنیا میں تمہیں بڑھا چڑھا کر دے رہا ہے وہی اس دنیا میں بھی ہے۔ اس دنیا میں وہ تمہیں اتنا دے گا کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ پس جماعت اپنے چندوں میں ہرگز خست محسوس نہ کرے کیونکہ وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے میں مزید اس بات کو آگے نہیں بڑھا سکتا باقی (اللہ نے چاہا) کچھ حصہ جو ضروری ہے بیان کرنے والا آئندہ خطبہ میں بیان کروں گا۔

12 فروری 93ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت صاحب نے قبلہ نانا جان کا ذکر خیر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

ایک احمدی بزرگ کا میں نے ذکر کیا تھا گزشتہ سے پیوستہ خطبے میں۔ انہوں نے خط کے ذریعے اپنے ایک نواسے کو نصیحتیں کی ہوئی تھیں اس میں اپنے کچھ تجربے بیان کئے تھے کہ جب میں کوئی مالی قربانی کرتا ہوں تو یہ مجھ سے ہوتا ہے تم بھی مالی قربانیوں کے میدان میں آگے بڑھنا۔ اس کو وہ خط اتنے پیارے لگے کہ ان کی نقول مجھے بھجوائیں۔ ان میں سے دو خطوط میں لایا تھا آپ کو سنانے کے لئے۔ ایک تو پڑھ کر سنا دیا تھا۔ ایک رہتا تھا جو اب بتا دیتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں 1992ء' 1993ء کا حال سنئے۔ پہلے اور باتیں بیان کر رہے ہیں۔ سیلاب سے کپاس اکثر علاقوں میں تباہ ہو گئی جو سیلاب سے بچ گئی ہے اس کو بارشوں کی وجہ سے بہت کم پھل آیا ہے۔ نقصان کا اندازہ 20 فیصد سے اسی فیصد تک لگایا گیا ہے۔ ایک دوست کی 37 بیگھہ کپاس کی پہلی چنائی دس من ہوئی ہے وہ چندہ میں نادہند ہے۔ میری 9 بیگھہ کپاس کی پہلی چنائی 25 من ہوئی۔ اس سال میرا چندہ مبلغ 2500 روپے تھا۔ پہلی چنائی سے مجھے 4450 روپے کی آمد ہوئی۔ اس سے 2250 روپے چندہ مورخہ 19/12 کو ادا کر دیا ہے۔ سارے موضع میں کپاس کے معاملے میں اول نمبر پر ہوں۔ تو یہ جو صورت ہے اتفاقی حادثہ نہیں۔ چندہ دینے والوں کا ساری زندگی کا یہی تجربہ ہے۔ کہ وہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فضل کو بڑھتا ہوا ہی دیکھتے ہیں چندوں سے ان کے اموال میں کمی نہیں آیا کرتی۔ سو طریق ہیں اللہ تعالیٰ کے دینے کے ہزار طریق ہیں۔ اتنے زیادہ ہیں کہ گن بھی نہیں سکتے۔ اور آخرت کا حساب جوں کا توں' وہیں پڑا ہوا اور بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور اس میں وہ حساب اس حساب کے بدلے میں تبدیل نہیں ہوتا۔ یہ الگ کھاتہ ہے وہ الگ کھاتہ ہے۔ یعنی داخل آپ یہاں روپے کرواتے ہیں یہاں بڑھتا ہے اور وعدہ ہے کہ آئندہ بھی بڑھے گا۔ یہ تو ضمناً ہے بس۔ کچھ چکھانے کے لئے' یقین دلانے کے لئے کہ ہاں میں بڑھا سکتا ہوں۔ تو اس خدا سے جو سودے کرنے ہیں تو پھر ڈرنے کا کیا سوال ہے۔ خدا کی راہ میں دل کھول کر قربانیاں کیا کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں اپنے اوپر برستی دیکھیں۔"

حضرت قبلہ نانا جان نے میرے نام اپنا آخری خط 19- اگست 1995ء کو تحریر کیا۔ اس میں آپ مجھے لکھتے ہیں۔

"آپ اسلام آباد ٹلفورڈ لندن کے جلسہ سالانہ پر گئے تھے مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے فوائد سے آپ کو مالامال کرے۔ کانوں میں بہرہ پن ہے۔ ٹی وی پر میں تقاریر سننے سے معذور ہوں۔ ہاں حضرت امام جماعت الرابع کی شکل اور جلسہ میں شامل ہونے والوں کی شکلیں دیکھتا رہا۔ الفضل میں حضرت صاحب کی تقاریر کا خلاصہ شائع ہوتا رہا ہے اسے پڑھ لیتا ہوں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی سامنے آ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تیزی کے ساتھ غلبہ (دین حق) کی مہم کو منزل مقصود تک پہنچانے میں مصروف عمل ہیں۔ موت کے باعث شاید میں یہ غلبہ نہ دیکھ سکوں مگر میرے پیارے خدا نے بذریعہ کشف اور (خدائی خبر) یہ غلبہ مجھے دکھا دیا ہے۔ (-) یہ غلبہ یورپ سے شروع ہو گا اور پھر یورپین قوموں کی ہمت اور کوشش سے ساری دنیا پر محیط ہو جائے گا۔"

پھر لکھتے ہیں۔

"میں آپ کو تین مضامین بھیج رہا ہوں ان میں ایک کا عنوان ہے "وہ مذہب سچا ہے جس میں خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ باقی دو مضامین آپ کے علم میں اضافہ کا باعث ہوں گے۔ (ان دو مضامین کے عناوین یہ ہیں "اللہ اکبر پکارنے کی حکمت" اور "سورج کے طلوع غروب اور دوپہر کی عبادت کرنا کیوں منع ہے۔"

اسی خط میں آخر پر تحریر فرماتے ہیں۔

"آج سے ایک سال پہلے مغرب کی عبادت کے بعد بستر پر لیٹ گیا۔ کشفی طاری ہو گئی۔ دیکھا کہ حضرت امام جماعت الرابع سامنے کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں کہ "رانا فیض بخش ہمارے کام

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

....................قیام پاکستان

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے ماموں۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت ثانی کے معتمد رفیق کار و ساتھی تھے۔ نوجوانی میں آپ کو درس و تدریس کے سلسلہ میں عرب ممالک میں قیام کا موقع ملا۔ قادیان واپسی پر آپ نے صدر انجمن احمدیہ میں بھرپور خدمت سرانجام دیں۔ آپ کے علمی کارناموں میں حدیث بخاری کی خدمت آپ کی یادگار ہے۔ جلسہ سالانہ پر آپ کی متعدد تقاریر ہوتی رہیں۔ "....... قیام پاکستان" بھی آپ کی ایسی ہی ایک تقریر ہے۔ اس تقریر کی اہمیت اس لحاظ سے بہت زیادہ ہو جاتی ہے کہ آپ نے قیام پاکستان کے سلسلہ میں حضرت امام جماعت ثانی کی جن گراں قدر خدمات کا ذکر کیا ہے اس کے آپ چشم دید گواہ بلکہ خود ایک کارکن تھے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی میں بھی آپ کو گراں قدر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔

برصغیر میں انگریزوں سے آزادی کے حصول کی کوشش کے دوران طریق انتخاب کا سوال بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا تھا۔ مشترکہ انتخاب میں ہمیشہ ہندو اپنی سیاسی۔ اقتصادی۔ معاشی علمی برتری کی وجہ سے ہر جگہ کامیابی حاصل کر لیتے تھے۔ ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ ایسے علاقوں میں بھی یہاں ہندوؤں کی اکثریت نہیں تھی ہندو مختلف وجوہ سے کامیابی حاصل کر کے اپنی سیاسی برتری و تفوق میں اضافہ کر لیتے۔ حضرت شاہ صاحب اس صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"..... کانگریس کا اصل پروگرام اور منتہائے مقصود یہ تھا کہ اپنے سیاسی اقتدار اور اقتصادی نفوذ کے ذریعہ ہندوستان میں مسلمانوں کی جداگانہ ہستی کالعدم کر دی جائے یہ بات حضرت.... (امام جماعت الثانی) کی نظر سے اوجھل نہ تھی آپ کو فکر ہوئی مبادا مسلمان لیڈر اس سیاسی دام تزویر میں نہ آجائیں اور اپنی قوم کو اپنے ہاتھوں موت کے گھاٹ نہ اتار دیں۔ ہوا کا رخ دیکھتے ہوئے آپ نے ان دنوں انتہائی کوشش کی کہ مسلمان مشترکہ انتخاب کے سراب نما خوشکن نظریہ کے فریب میں نہ آجائیں چنانچہ آپ نے مختلف صوبوں کے لیڈروں کو ایک ایک کر کے اپنے ہاں مدعو کیا۔ ہر ایک کے ساتھ فرداً فرداً تبادلہ خیالات کر کے ان پر اپنا نقطہ نگاہ واضح کیا۔ اکثر لیڈر اس امر میں آپ کے ہم خیال ہو گئے کہ انتہائی کمزوری کو پہنچے ہوئے کی حالت سنبھالنے کے لئے جداگانہ انتخاب ہی ضروری ہے۔ مرحوم قائداعظم اس وقت کانگریس کے ممبر اور مسٹر محمد علی جناح کہلاتے تھے آپ کو بھی کنگز لے (حضرت صاحب کی قیام گاہ) میں دعوت چائے دی گئی۔ میں اس وقت اس دعوت میں موجود تھا...... شملہ میں جب آپ کے (قائداعظم) زیر صدارت آخری اجلاس ہوا اور اس میں مقررین کی مخالف و موافق دونوں طرح کی تقاریر ہوئیں اور حضرت (امام جماعت ثانی) نے بھی تقریر فرمائی...... جب انہوں نے اجلاس کے خاتمہ پر آخری تقریر کی تو ان کا اٹھنا اور مسکراتے ہوئے یہ کہنا میں کبھی نہیں بھولا کہ مجھے ان تقریروں سے قوم کی اکثریت کا جداگانہ انتخابات کے حق میں ہونا معلوم ہو گیا ہے۔ جب ہندوؤں کے ساتھ فیصلہ کرنے کا موقع آئے گا تو میں ان کی اس رائے کا خیال رکھوں گا...." (یہ واقعہ ستمبر 1927ء کا ہے)

اپنی اس تقریر میں آگے چل کر حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں "اگر آپ شملہ میں لیڈروں کو اپنے ہاں مدعو نہ فرماتے اور جداگانہ انتخاب کی طرح ڈال کر ان کو اپنا ہم خیال و ہم نوا نہ بناتے تو وہ دہلی والی کانفرنس کی طے کردہ پالیسی پر ہی جو مشترکہ انتخاب کے حق میں تھی قائم رہتے اور پھر نہ کو اٹھنے کا موقع ملتا اور نہ یہ پاکستان وجود میں آتا۔ پاکستان اسی لئے معرض وجود میں آیا تھا کہ قوم کے تمام لیڈروں پر فرداً فرداً واضح کر دیا گیا تھا کہ ہندو سرمایہ داری اور ہندو سیاسی اقتدار و غلبہ سے ان کی مخلصی کی راہ اب صرف یہی ہے کہ وہ جداگانہ جدوجہد کی مہم شروع کریں۔

حضرت شاہ صاحب اس سلسلہ میں ایک اور نمایاں خدمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جب انہوں نے (قائداعظم) چودہ نکات پر مشتمل اپنے مطالبات گاندھی کے سامنے پیش کئے اور وہ ٹھکرا دیئے گئے تو انہیں کانگریس سے اپنی بیزاری اور علیحدگی کا اعلان کرنا پڑا بلکہ اپنوں اور بیگانوں دونوں سے مایوس ہو کر انگلستان چلے گئے اور کانگریس مہاتما کے بارہ میں ان کا یہ نظریہ قائم ہوا کہ اگر وہ کاغذ پر لکھ کر بھی انہیں یقین دلائیں تو بھی انہیں یقین نہ ہو گا......"

آپ نے اپنی اس تقریر میں یہ دلچسپ حقیقت بھی بیان فرمائی ہے کہ لندن میں احمدیہ جماعت کے امام حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے قائداعظم کو ان کی عظیم قومی ذمہ داری اور اہل وطن کی خدمت کے لئے بار بار توجہ دلائی اور حضرت درد صاحب کے اصرار پر 7۔ اپریل 1933ء کو قائداعظم نے ہماری "بیت فضل" میں ایک مجمع کثیر کے سامنے ہندوستان کے مستقبل پر اظہار خیال فرمایا اور اپنی اس سیاسی جدوجہد کا آغاز کیا جو پاکستان کے قیام پر منتج ہوئی۔ احمدیہ بیت فضل لندن میں قائداعظم کی اس تقریر کا اس زمانہ میں انگریزی اور ہندوستانی پریس میں خوب چرچا ہوا تھا۔

مذکورہ بالا تقریر ہماری قومی اور جماعتی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔

یاد ماضی

نائیجیریا کا ایک قانون

نائیجیریا کو 1960ء میں آزادی ملی۔ اس سے پہلے سیلف گورنمنٹ کے حقوق تو تھے لیکن چونکہ ابھی کنسٹی ٹیوشن بن رہی تھی اس لئے مکمل آزادی نہ مل سکی۔ یکم اکتوبر 1960ء ان کی آزادی کا پہلا دن تھا۔ شمالی علاقہ جس میں زیادہ تر مسلمان باشندے ہیں اور ان کے امراء یعنی مختلف علاقوں کے مقامی بادشاہ بھی مسلمان ہیں۔ جب انہوں نے سیاست میں حصہ لینا شروع کیا تو انہیں محسوس ہوا کہ چھوٹی عمر کے بچوں کو بھی بعض پارٹیاں اپنے رکن بنا لیتی ہیں اور ان سے خوب خوب نعرے لگواتی ہیں۔ لیکن ان بچوں کا مستقبل تباہ ہو جاتا ہے۔ یہ نعرے لگاتے لگاتے اپنی تعلیم سے بیزار ہو جاتے ہیں اور جیسا کہ سب جانتے ہیں آج کل سیاست میں تعلیم کی کتنی اہمیت ہے۔ چنانچہ شمالی علاقے نے جہاں کے اس وقت وزیر اعلیٰ سر احمد و بیلو سرڈاؤنا آف شکوتو تھے نے یہ قانون پاس کیا کہ سولہ سال سے کم عمر کے بچے کسی پارٹی کا بیج اپنے سینے پر نہیں لگا سکتے۔ گویا کہ اگر وہ پارٹی کے ممبر ہوں بھی تو وہ اس کا اظہار نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے جمہوریت میں حزب اختلاف حکومت کی ہر بات سے اختلاف کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے اس قانون کو جسے عام طور پر سراہا گیا تھا حزب اختلاف نے رد کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسے عدالت میں چیلنج کریں گے اور اس قانون کو ختم کروا کے ہی سانس لیں گے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ان کی پارٹی کے بہت سے اراکین سولہ سال سے کم عمر کے تھے۔ اور اگر انہیں سیاست کی اجازت نہ دی جاتی تو یقیناً ان کی پارٹی بہت چھوٹی سی پارٹی رہ جاتی۔ شمال میں ایک پارٹی نیپو کے نام سے معروف تھی۔ نیپو نوجوانوں کی پارٹی تھی اور حکومت کے لئے حزب اختلاف اس پارٹی میں زیادہ تر سولہ سال سے کم عمر کے بچے شامل تھے اور وہی نعرہ بازی کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ان کی طاقت بھی کسی سے کم نہیں۔ جب اخبار ٹروتھ کے نمائندے نے مختلف لوگوں سے انٹرویو لئے تو پتہ چلا کہ اکثریت تو اس قانون کو مفید سمجھتی ہے کیونکہ وہ چاہتی ہے کہ سیاست کو زیادہ سے زیادہ سنجیدہ بنایا جائے لیکن چند ایک ایسے بھی ہیں جو اس قانون کو مسترد کرتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ عدالت میں جا کر اس قانون کو ختم کروانے کی خوشش کریں گے۔ باقاعدہ آزادی ملنے تک یہ قانون جاری رہا اور اس طرح سیاست کو شمالی علاقے میں زیادہ سنجیدہ بنانے میں مدد ملی۔

انصار اللہ لندن

اخبار احمدیہ لندن کے مارچ اپریل 1996ء کے شمارے میں بتایا گیا ہے کہ مجلس انصار اللہ برطانیہ کے زیر اہتمام مجالس سوال و جواب کا ایک بابرکت سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی سے جاری ہے۔ جس کی ایک تقریب مورخہ 25۔ فروری کو محمود ہال (لندن) میں منعقد کی گئی۔ جس میں مختلف مسلک رکھنے والے غیر از جماعت دوستوں نے شرکت فرمائی۔ اس تقریب کا آغاز مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن کی صدارت میں تلاوت کلام الٰہی سے ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم چوہدری ہادی علی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے جماعت احمدیہ کا تعارف اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ضروری امور اور دعاؤں پر مشتمل مختصر خطاب فرمایا۔ چار بجے حضرت امام جماعت (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) مجلس میں رونق افروز ہوئے تحقیق کے طالب دوستوں نے جماعت احمدیہ کے مسلک اور بنیادی عقائد خاص طور پر آنحضرت ﷺ کے مقام (-) کے بارے میں آپ سے وضاحت چاہی۔ آپ نے ان سب مضامین پر مشتمل عارفانہ جوابات عطا کرتے ہوئے متوجہ فرمایا کہ اپنے ایمانوں کی بنیاد پھیلائی ہوئی غیر منطقی باتوں پر نہ رکھیں۔ بلکہ اپنی عقل اور سمجھ سے بھی کام لیں۔

دو گھنٹے پر مشتمل وجدانی کیفیت سے معمور اس مجلس اور مغرب و عشاء کی عبادت کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ یہ مجلس اردو زبان میں تھی۔ اس سے قبل اردو زبان میں ایک تقریب 3۔ دسمبر 1995ء کو ہوئی تھی۔ جس میں عطاء المجیب راشد صاحب نے جماعت کا تعارف پیش فرمایا تھا۔ 14۔ جنوری 1996ء کو دوستوں کے ساتھ منعقد ہونے والی مجلس میں تعارف مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ایاز نے پیش فرمایا تھا۔

ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بنگلہ دیش میں عوامی لیگ کی حیثیت

بابائے بنگلہ دیش یعنی بنگلہ بندھو شیخ مجیب الرحمان نے اپنی سیاسی پارٹی عوامی لیگ کے ذریعے پاکستان سے علیحدگی کی راہ ہموار کی- مگر بنگ بندھو کی عبرت ناک ہلاکت کے بعد عوامی لیگ ملکی سیاست میں اوپر نہ آسکی- بنگلہ دیش کے پرشور سیاسی ماحول میں آزادی کے 25 برسوں میں 15 برس فوج حکمران رہی- اور اس کے بعد آزادانہ انتخاب ہوئے تب بھی عوامی لیگ کو شکست کھانا پڑی- اور ایک فوجی حکمران کی بیوہ بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کی سربراہ کے طور پر انتخاب جیت گئیں اور یوں مسز خالدہ ضیاء نے 5 سال تک بنگلہ دیش پر حکومت کی- اگرچہ ان کے اقتدار کے آخری دو سال سخت ایجی ٹیشن میں گزرے اور اپوزیشن نے جس کی قیادت عوامی لیگ کر رہی تھی حکومت کا ناک میں دم کئے رکھا-

عوامی لیگ کو جب دوبارہ ملکی سیاست میں اہم مقام حاصل ہونے کی امید ہوئی تو بنگ بندھو شیخ مجیب الرحمٰن کی صاحبزادی مسز حسینہ واجد کو پارٹی کا سربراہ بنایا گیا تاکہ شیخ مجیب الرحمٰن کی مقبولیت کو کیش کرایا جاسکے- اس مقصد کے لئے ان کے نام میں شیخ کا لفظ بھی شروع میں لگا دیا گیا جو عام حالات میں ایک غیر معمولی بات تھی- اب عوامی لیگ کی سربراہ کو شیخ حسینہ واجد کہا جاتا ہے-

عوامی لیگ نے بھارت کی سرگرم حمایت سے بنگلہ دیش بنایا- 1971ء کے پرشور دور میں بھارت کو بنگلہ دیش کے عوام کا سب سے بڑا ہمدرد اور دوست کہا گیا اور اس کے معاوضے میں بھارت نے بنگلہ دیش کے ساتھ دوستی کا 25 سالہ معاہدہ کیا جس کے نتیجے میں بھارتی حکومت کو زبردست فوائد حاصل ہوئے- اور خصوصاً بنگلہ دیش سے نقل مکانی کر کے بھارت جانے والے ہندوؤں کی اشک اشوئی کے نام پر بنگلہ دیش کا خزانہ بے دریغ لٹایا گیا-

مگر آج بھارت کو دوست نہیں بلکہ دشمن سمجھا جاتا ہے- چنانچہ عوامی لیگ بھی جو کہ واضح طور پر بھارت نواز پارٹی سمجھی جاتی تھی اس نے بھی بنگلہ دیش اور بھارت کے درمیان دوستی کے معاہدے کی تجدید کرنے سے انکار کر دیا- حالانکہ مسز خالدہ ضیاء اس مسئلے کو اپنی سیاسی مہم اور آئندہ انتخابات کا اہم نکتہ بنانا چاہتی تھیں اور عوامی لیگ کو بھارت نواز ثابت کر کے اس کو بدنام کرنا چاہتی تھیں-

لیکن حالیہ چند ماہ میں عوامی لیگ نے عوامی رائے عامہ کو بھانپ کر اپنے اوپر سے بھارت نواز ہونے کا لیبل اتارنے کی کوشش کی ہے- چنانچہ اس ضمن میں ایک تازہ کوشش میں عوامی لیگ خاصی کامیاب ہوتی نظر آرہی ہے- اور وہ ہے عوامی لیگ میں ریٹائرڈ اعلیٰ فوجی افسروں کی شرکت چنانچہ بنگلہ دیش عوامی لیگ کی سربراہ شیخ حسینہ واجد نے بنگلہ دیش مسلح افواج کے کچھ ریٹائرڈ اعلیٰ فوجی افسران کی عوامی لیگ میں شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے- بی بی سی کے مطابق اب تک قوم پرست حلقے عوامی لیگ کو شک و شبے کی نظر سے دیکھتے تھے- اور یہ الزام لگاتے تھے کہ عوامی لیگ کا ہمیشہ بھارت کی جانب جھکاؤ رہا ہے- لیکن اعلیٰ ریٹائرڈ فوجی افسروں کی عوامی لیگ میں شمولیت سے پارٹی کو یقیناً سیاسی فوائد حاصل ہوں گے- اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بنگلہ دیش کی آزادی کی تاریخ کے 25 برس میں سے 15 برس فوج حکمران رہی ہے- اور جب ملک پر سیاستدانوں کی حکومت تھی اس وقت بھی حکومت کی کمزوری یا مضبوطی جاننے کا پیمانہ یہ تھا کہ کیا اس کو فوج کی حمایت حاصل ہے یا نہیں- بنگلہ دیش کی دو اہم سیاسی پارٹیاں یعنی بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) اور جاتیہ پارٹی بالترتیب سابق مرحوم صدر جنرل ضیاء الرحمٰن اور حالیہ اسیر صدر جنرل ارشاد کے حوالے سے معروف ہیں-

اس وقت تمام سیاسی جماعتوں میں سابق فوجی موجود ہیں- خصوصاً چند ماہ قبل کی حکمران پارٹی بی این پی میں تو ریٹائرڈ فوجیوں کی بھرمار ہے- اس اعتبار سے فوج کی شناخت اور خیالات بی این پی کے قریب سمجھے جاتے تھے- اب عوامی لیگ اس تاثر کو ختم کرنا چاہتی ہے کہ اس کی فوج سے کوئی مخاصمت ہے- تازہ ریٹائرڈ فوجی افسران کی عوامی لیگ میں شمولیت اس کے لئے نیک شگون ہے- اور 12- جون کو سخت گرمیوں میں ہونے والے عام انتخابات میں اسے بھارت نوازی اور فوج کے مخالف ہونے کا تاثر دھونے میں اس سے بڑی مدد ملے گی-

OOO

نرسیماراؤ کو ایک اور دھچکا

بھارت کے عام انتخابات کے مراحل مکمل ہو چکے ہیں اور اب ووٹوں کی گنتی شروع ہو چکی ہے- لیکن اصل جنگ یا اصل جنگ کا فیصلہ کن مرحلہ انتخابات کے بعد شروع ہو گا- کیونکہ لوک سبھا میں کسی پارٹی کو قطعی اکثریت حاصل ہونے کی امید نہیں ہے- بلکہ جو پارٹی زیادہ سیٹیں حاصل کرے گی اس کو اکثریت حاصل کرنے کے لئے چھوٹی چھوٹی جماعتوں کا ساتھ حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہو گی- اس مرحلے میں پاکستان کی طرز پر ہارس ٹریڈنگ شروع ہو گی-

انتخابات کے بعد کانگرس کو جس صورت حال کا سامنا ہو گا اس میں نہرو خاندان کی حمایت ان کے لئے بہت اہم ہو سکتی تھی- لیکن تازہ خبر یہ ہے کہ نہرو خاندان بھی نرسیماراؤ کی حمایت سے دستبردار ہو گیا ہے- نئی دہلی سے ملنے والی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ بھارت میں طویل عرصہ تک حکمران رہنے والے نہرو خاندان نے حکمران کانگرس پارٹی کے سربراہ وزیر اعظم مسٹر نرسیماراؤ کی شدید مخالفت شروع کر دی ہے- اس کا مظاہرہ نئی دہلی کے ایک پولنگ سٹیشن پر مقتول سابق بھارتی وزیر اعظم مسٹر راجیو گاندھی کی بیوہ اطالوی نژاد سونیا گاندھی ان کی بیٹی پریانکا اور بیٹے راہول گاندھی نے ہزاروں افراد کے سامنے کیا- نئی دہلی کی نشست پر کانگرس نے کسی سیاسی شخصیت کو ٹکٹ دینے کی بجائے معروف فلمی اداکار راجیش کھنہ کو امیدوار کھڑا کیا ہے- پولنگ کے دوران جب سونیا گاندھی' ان کی بیٹی اور بیٹا ووٹ دینے کے لئے آئے تو راجیش کھنہ نے لوگوں کو یہ باور کرانے کے لئے کہ نہرو خاندان کے یہ افراد' جن میں سے کوئی بھی موجودہ انتخابات میں حصہ نہیں لے رہا' راجیش کھنہ کے حق میں ووٹ دیں گے' سونیا گاندھی کے قریب جا کر تصویر بنوانے کی کوشش کی- اس مرحلہ پر ایک اخبار نویس نے سونیا گاندھی سے یہ سوال کر دیا کہ کیا آپ اپنا ووٹ خفیہ طور پر استعمال کرنے کی بجائے کھلم کھلا نرسیماراؤ کے امیدوار راجیش کھنہ کو دیں گی؟ تو سونیا گاندھی نے فوراً راجیش کھنہ کو جھڑک دیا اور واضح طور پر اعلان کیا کہ ان کی تمام تر ہمدردیاں کانگرس کے نرسیماراؤ گروپ کے ساتھ نہیں بلکہ کانگرس سے ناراض ہو کر الگ ہو جانے والے تیواڑی گروپ کے ساتھ ہیں-

مسٹر نرسیماراؤ اپنے کئی ساتھیوں کی علیحدگی کے بعد پہلے ہی کمزور ہو چکے ہیں- اب نہرو خاندان بھی کھلم کھلا ان کی مخالفت پر اتر آیا ہے تو مستقبل قریب میں ہونے والے جوڑ توڑ میں ان کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو جائے گا-

OOO

بقیہ صفحہ 3

سے ڈیڑھ دو سال پہلے کی بات ہے کہ فاطمہ کی اس بیٹی کو جو اسلام آباد میں ہے آچار اور قیمتی سویٹر میرے ذریعہ تحفتاً بھجوائے- میرا مطلب اس بیان سے یہ ہے کہ یہ کتنی بڑی صفت ہے دوستی اور پیار کے تعلق کو بہت فراخدلی اور فیاضی سے قائم رکھا مجھے ہمیشہ کہتی کہ فاطمہ کی بیٹی کو کہنا جب ربوہ آئے مجھ سے مل کر جایا کرے-

میرا مستقل قیام ربوہ میں 1961ء کے آخر میں ہوا جب ہم غانا افریقہ سے پاکستان واپس آئے اس وقت سے لے کر آخر تک میرے ان کے ساتھ گہرے تعلقات رہے حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کو بھی مولوی صاحب کے ساتھ خاص انس اور تعلق تھا کیونکہ انہوں نے آپس میں لمبا عرصہ اکٹھے کام کیا- بس یہ سب چیزیں آپس میں مل جل گئیں اور ہمارے روابط بڑھتے رہے-

میں نے ہمیشہ یہی تاثر لیا اور یہ حقیقت بھی تھی کہ میں نے ان کو بہت سی خوبیوں اور اعلیٰ صفات سے متصف پایا- یعنی پیار خلوص رواداری فیاضی انکساری' یہ سب چیزیں میرے مشاہدہ اور تجربہ میں آئیں- پھر کبر و غرور اور فخر بالکل نہیں تھا میری معمولی سی چیز کو مثلاً گندم کے میٹھے گڑ والے دانے ماش کی ثابت دال وغیرہ ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھنا اور عام سی چیز خواہ سالن وغیرہ ہی ہو اس کی بھی تعریف کرنا ان کی صفت تھی کئی بار کہتیں آپ کی پکائی ہوئی اور بنائی فلاں چیز میاں صاحب کو بہت پسند ہے شاید میری دلجوئی کے لئے ہی کہتی ہوں- میں نے دیکھا کہ نوابی تمکنت کا ان میں شائبہ تک نہیں تھا- اور میں اپنے پیارے امام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے الفاظ دہراتی ہوں کہ "آمنہ حقیقی معنوں میں آمنہ اور طیبہ حقیقی معنوں میں طیبہ تھیں" یہ سب خوبیاں ان میں فطرتاً بھی ہوں گی اور دو طرفہ آباؤ اجداد کے صالح خون کا اثر بھی- اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے- اور ان کی اولاد کو ان کی خوبیوں سے متصف کرے- ان چھوٹی ہمشیرہ بو قدسیہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب بھی میری گہری سہیلی ہیں- غانا افریقہ میں ہم اکٹھے رہے تھے خدا کے فضل سے اس کے بعد سے اب تک بہت انس اور گہرا تعلق آپس میں ہے قدسیہ بیگم کی صحت کچھ عرصہ سے کافی خراب چلی آرہی ہے اور مجھے بہت فکر ہے ان کی شفاء کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے-

ایک اور بات جو میں ذکر کرنا چاہتی ہوں وہ میرے لئے بطور شرف ایک قیمتی سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہے-

میں نے پہلے ذکر کیا تھا کہ میں حضرت امتہ الحفیظ بیگم کے ہاں سویٹر وغیرہ کے سلسلہ میں قادیان جایا کرتی تھی- ایک دن میں ان کو سویٹر دینے گئی تو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بھی ان پاس تھیں سویٹر دیکھ بہت خوش ہوئیں پھر فرمانے لگیں کہ حفیظ کو تو تم سویٹر بن بن کر دیتی ہو مجھے کبھی بن کر نہیں دیا میں نے عرض کیا کہ اللہ نے چاہا تو آپ کو بھی بن کر دوں گی- اس کے بعد اسی سال تقسیم ہند کی گڑبڑ ہو گئی- پھر پاکستان بننے کے بعد بھی ادھر ادھر رہی اور اپنا وعدہ پورا نہ کر سکی جب غانا سے واپس آئی اور حضرت بیگم صاحبہ کو اپنا وعدہ یاد دلایا جو وہ تو بھول چکی تھیں- پھر میں نے اون منگوا کر سویٹر بنایا کچھ خود بنا کچھ اپنی بہن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشیدہ سے مدد لی اور بیگم صاحبہ کی خدمت میں پیش کیا تو بہت ہی خوش ہوئیں اور پہنتی رہیں۔ حضرت امام جماعت ثانی کی وفات کے بعد ایک دن مجھے حضرت مبارکہ بیگم کی طرف سے پیغام ملا کہ تمہارا بنا ہوا سویٹر جو میں پہنتی رہی تھی اور مجھے بہت پسند تھا وہ اب میں نے سنبھال کر رکھ لیا ہے کیونکہ حضرت صاحب کو وفات سے پہلے بہت پسینہ آرہا تھا جیسے سردی لگ رہی ہو میں نے وہ سویٹر حضرت صاحب کو پہنا دیا جو پسینہ سے بھیگ گیا میں نے وہ خشک کر کے رکھ لیا تھا میں نے سوچا کہ اللہ نے چاہا تو بیگم صاحبہ کو اور بنا کر دوں گی مگر افسوس کہ اتنا موقع ہی نہ ملا۔

بقیہ صفحہ 4

میں لگا رہتا ہے اب اس کا کھانا پینا اور لباس ہمارے ذمہ ہوگا" کشف ختم ہوگیا۔ دوسرے دن دواؤں کا ڈبہ ڈاک کے ذریعے مل گیا۔ جس میں ٹانک ادویات تھیں ان کے استعمال سے صحت سنبھل گئی۔ مہر مختار احمد صاحب سیال نے بھیجا تھا۔ اس کے دوسرے دن ایک ہزار روپیہ کا منی آرڈر آگیا جو ایک عورت مسماۃ مسرت صاحبہ نے ڈیرہ غازیخان سے بھیجا تھا۔ میں اس عورت کو نہیں جانتا تھا۔ اس کو خط لکھا کہ یہ رقم آپ نے کیوں بھیجی ہے۔ جواب آیا یہ آپ کا نذرانہ ہے میرے باپ نے آپ کو خط لکھا تھا جس میں میری ایک مشکل پیش کی گئی تھی وہ مشکل آپ کی دعا سے حل ہوگئی ہے خوشی میں یہ نذرانہ بھیجا ہے میں کالج میں بطور لیکچرار تعینات ہوں" اس کے بعد سو پچاس دس بیس روپے کے تحفے پیش ہونے شروع ہوگئے۔ کوئی کپڑوں کے جوڑے بھیج رہا ہے کوئی جوتی بھیج رہا ہے کوئی ٹانک شربت اور شہد بھیج رہا ہے۔ کوئی پھل فروٹ بھیج رہا ہے۔ ایک نے ایک سوٹی ساختہ ملک چین بھیجی ہے جس میں بجلی کا بلب لگا ہوا ہے رات کو چلنے میں روشنی کا کام دے رہی ہے۔ غرضیکہ ایسے تحائف کا بن مانگے سلسلہ جاری ہے۔ یہ کشف کی عملی صورت ہے۔ یہ میں اس لئے نہیں لکھ رہا کہ میری بڑائی ظاہر ہو۔ لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے انتہائی پیار اور محبت ہو۔ اس کے حکموں پر حتی الوسع عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ احباب جماعت اس نعمت سے سرفراز ہو جائیں۔"

حضرت قبلہ نانا جان نے 12 دسمبر 1995ء کو بعمر نوے سال بستی جمال والہ ضلع ملتان میں وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی ساری اولاد آپ کے پاس جمع تھی۔ آپ نے ایک بیوہ، تین بیٹے اور چار بیٹیاں اور بکثرت پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ سب کا حامی و ناصر ہو۔ بستی جمال والہ میں آپ کا جنازہ خاکسار نے پڑھایا۔ اس کے بعد تابوت ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں بیت مبارک میں 13 دسمبر کو بعد فجر محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آپ کا جنازہ غائب 14 فروری 1996ء کو لندن میں پڑھایا جس کا ذکر الفضل لندن مورخہ یکم مارچ 1996ء ص 9 پر ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ نانا جان کی مغفرت فرمائے۔ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر تعلق باللہ اور خدمت دین کی راہوں پر چلائے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30604 میں بشارت احمد ولد سبحان علی صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن H104 ماڈل ٹاؤن لاہور حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ آٹھ صد ڈالر ماہوار بصورت ویلفر الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشارت احمد H104 ماڈل ٹاؤن لاہور حال کینیڈا گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید وصیت نمبر 20366 گواہ شد نمبر 2 اسامہ سعید وصیت نمبر 28840۔

مسل نمبر 30605 میں فوزیہ ذکریا زوجہ مبارک احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر تین ہزار ڈالر بذمہ خاوند محترم اور طلائی زیورات وزنی 321.44 گرام مالیتی بائیس ہزار پانچ سو پچاس ڈالر اس وقت مجھے مبلغ 102 ڈالر ماہوار بصورت چائلڈ بنی فٹ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت، تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فوزیہ ذکریا سکاٹون کینیڈا گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر ایس ایم شہاب احمد کینیڈا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم خلیل احمد گھمن صاحب دفتر وصیت بعارضہ قلب چند روز سے فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ مئی میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "سوچنے کی باتیں" (حصہ دوم) مقرر کی گئی ہے۔

○ جن اضلاع میں ابھی تک مربیان اطفال کا تقرر نہیں ہوا۔ وہاں تقرر فرما کر جلد مطلع فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم شیخ مامون احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ بشیرہ طاہرہ صاحبہ)

مکرم شیخ مامون احمد صاحب ابن مکرم شیخ عبدالواحد صاحب ساکن 285۔ حمزہ بلاک۔ اقبال ٹاؤن۔ لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ بشیرہ طاہرہ صاحبہ (بشیرہ اختر صاحبہ) بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ لہٰذا ان کی امانت ذاتی نمبر 8/126 (امانت تحریک جدید) میں جمع شدہ رقم مبلغ 7171/06 روپے خاکسار کو ادا کئے جائیں۔ نیز ان کا قطعہ نمبر 2/17 برقبہ 16 مرلہ 44 مربع فٹ واقعہ محلہ دارالعلوم غربی ربوہ بھی درخواست دہندہ کے نام منتقل کیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ نصیرہ قدسیہ صاحبہ (بیٹی)

2۔ محترم شیخ مامون احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس کی ادائیگی اور انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ امتہ الحی صاحبہ اہلیہ حافظ عبدالغفور صاحب عزیز آباد کراچی وصیت نمبر 22235 کا رابطہ دفتر وصیت سے نہیں ہے۔ برائے مہربانی موصیہ خود پڑھے یا ان کے عزیز و اقارب کو اس کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ضروری اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو کسی بھی یونیورسٹی، کالج یا تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا اب داخلہ لے رہے ہوں وہ نظارت تعلیم میں قائم انفارمیشن سیل (Information Cell) کو مندرجہ ذیل معلومات ضرور بھجوائیں تاکہ دوسرے احمدی طلباء و طالبات جن کو ان ادارہ جات کے بارے میں معلومات درکار ہوں۔ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح اگر آپ کو کسی قسم کی معلومات یا راہنمائی درکار ہو تو بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(i) ڈگری / ڈپلومہ کورس کا تازہ ترین میرٹ اور داخلہ سے متعلقہ ضروری معلومات

(ii) اپنے شعبہ کا Prospectus

(iii) اگر ان کے علاوہ کوئی اور ضروری تعلیمی معلومات ہوں۔

طلباء و طالبات سے یہ بھی درخواست ہے کہ اگر وہ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔ شکریہ

نمائندہ "الفضل" کا دورہ برائے

اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل اپنے دورہ کے دوران جھنگ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ، ملتان، لودھراں، خانیوال کے دورہ پر جا رہے ہیں احباب جماعت اور عہدیداران جماعت احمدیہ سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9- مئی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ شیخوپورہ شہر میں سول ہسپتال کے سامنے حافظ آباد سے آنے والی ایک بس میں بم کا خوفناک دھماکہ ہوا جس سے 9- مسافر ہلاک اور 50 سے زائد زخمی ہو گئے- دھماکے کی شدت سے بس کے پرخچے اڑ گئے- مسافروں کے اعضاء دور دور تک بکھر گئے دھماکہ اتنا شدید تھا کہ ہسپتال سمیت نزدیکی عمارتوں میں دراڑیں پڑ گئیں- بم غیر ملکی ساختہ تھا دھماکہ والی جگہ پر گڑھا بن گیا- بس میں 75 مسافر سوار تھے- بس سے خون بہہ کر سڑک پر جم گیا- سوگ میں شہر بند ہو گیا- طلبہ و طالبات زخمیوں کو خون دینے کے لئے کئی گھنٹے تک دھوپ میں قطاریں بنائے کھڑے رہے- لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے- انتہائی رش کے باعث پولیس کو کئی بار لاٹھی چارج کرنا پڑا-

○ سینئر وزیر مشتاق اعوان نے بس دھماکے میں ہلاک ہونے والوں کو 30 ہزار روپے اور زخمی ہونے والوں کو دس دس ہزار روپے فی کس دیئے- ایک زخمی نوجوان نے رقم لینے سے انکار کیا- اور بم دھماکے پر شدید احتجاج کیا- سینئر وزیر اس کے بستر پر رقم رکھ کر آگے بڑھ گئے-

○ وزیر اعظم نے جو سویڈن کے دورے پر ہیں شیخوپورہ بم دھماکے پر کہا ہے کہ حکومت دہشت گردوں کے آگے نہیں جھکے گی اور دہشت گردوں کے خاتمے تک ان کے خلاف لڑتی رہے گی-

○ ایک عورت نے بتایا کہ وہ بم رکھنے والے کو شناخت کر سکتی ہے- پولیس اس کا نام صیغہ راز میں رکھ رہی ہے-

○ پنجاب کے قائم مقام گورنر اور وزیر اعلیٰ نے بس دھماکے کے زخمیوں کی عیادت کی- قائمقام گورنر نے کہا کہ ہم دہشت گردی کا معاملہ عالمی سطح پر اٹھائیں گے- تفتیشی ایجنسیاں آگے بڑھ رہی ہیں- انہوں نے کہا کہ بم دھماکے بھارتی تخریب کار کر رہے ہیں- ہر جگہ نظر رکھنا آسان نہیں-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے دورہ چین کے دوران چینی وزیر اعظم سے ملاقات کی اور دفاعی تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا- انہوں نے چینی وزیر اعظم پر زور دیا کہ وہ بھارت کو مسئلہ کشمیر کے حل پر مجبور کریں- مسٹر نواز شریف نے چینی وزیر اعظم کو بھارت کے ایٹمی و میزائیل پروگرام کے خطرات سے آگاہ کیا-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے سابق وزیر اعلیٰ منظور احمد وٹو کے خلاف بدعنوانی کا مقدمہ واپس لینے کا اعلان کر دیا ہے- انہوں نے کہا کہ یہ مقدمہ میرے علم میں لائے بغیر درج کیا گیا- وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر حامد ناصر چٹھہ پیپلز پارٹی میں گئے تو میں بھی چلا جاؤں گا- مسٹر چٹھہ نے جواباً کہا کہ میں یہ غلطی نہیں کروں گا-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ میرے حلقے میں بس میں دھماکے کے بعد سینئر وزیر کے حلقے میں بس میں بم دھماکے یہ سوچنے پر مجبور کر رہے ہیں کہ ان میں "را" کے علاوہ بھی کوئی ہاتھ ہے-

○ گجرات کے ایک گاؤں منگووال غربی میں خواتین اور شیر خوار بچے سمیت ایک ہی خاندان کے 9- افراد کو قتل کر دیا گیا- لواحقین شدید خوف و ہراس کا شکار ہیں اور کسی ملزم کا نام بتانے کو تیار نہیں ہیں-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے صبح شام دہشت گردی ختم کرنے کے دعوے کرنے والے آج کہاں ہیں؟

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ پنجاب کی خود مختاری ختم کر دی گئی ہے- انتظامی اور سیاسی بحران ہے-

○ بھارتی انتخابات میں ووٹوں کی گنتی کا کام شروع ہو گیا ہے 537 نشستوں کے لئے ساڑھے تین کروڑ ووٹروں نے حق رائے دہی استعمال کیا- مقبوضہ کشمیر کی چار نشستوں سمیت آٹھ نشستوں پر پولنگ 23- اور 30 مئی کو ہو گا-

○ پاکستان میں اپوزیشن نے حکومت کو ہٹانے کے لئے احتجاج کا راستہ ترک کر دیا ہے- تازہ حکمت عملی میں تحریک عدم اعتماد کی کوشش 'صدر سے تعلقات استوار کرنا' اور ان سے آئینی اقدامات کرانا ہے-

○ بعض اطلاعات کے مطابق سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو اور مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں نواز شریف کے درمیان ایک خفیہ ملاقات ہوئی ہے- جس میں یہ طے پایا ہے کہ اگر ہائی کورٹ نے وٹو حکومت کو بحال کر دیا تو مسلم لیگ (ن) کے ارکان انہیں اعتماد کا ووٹ دیں گے- اس کے بدلہ میں منظور وٹو مسلم لیگ (ن) کے لئے اہم نتائج کے حامل کام کریں گے-

○ مینگورہ میں بم دھماکہ سے 3- بچے ہلاک ہو گئے-

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون 643

اسلام آباد' لاہور' کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڑائچ پلازا F-10 مرکز اسلام آباد
فون: دفتر- 051-291578
051-291579

کے گردونواح اور ربوہ
ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ - مکان - زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

اللہ کے فضل سے زیر علاج شوگر کے مریض انسولین کا استعمال رفتہ رفتہ ترک کر رہے ہیں
فرحت کلینک (ہومیو)
طارق مارکیٹ ربوہ

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219066

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والوں کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

تبدیلی فون نمبرز
ہمارے تمام فون کے نمبرز تبدیل کر دیئے گئے ہیں- آپ اب ہم سے درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں-
5672821- 26
FAX 568 - 1892
آپکی تمام سفری سہولت کے لئے ہم کوشاں ہیں- لطیف الرحمٰن
رومی ٹریولرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ہوٹل ریجنسی ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ کراچی کینٹ سٹیشن
IATA
GOVT. LICENCE NO. 1329

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 30 روپے- 60 گرام 90 روپے- 100 گرام 150 روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں-
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں-
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534

گردہ و مثانہ کیلئے مفید و مؤثر کورسز
انفیکشن گردہ کورس
گردہ میں انفیکشن اور سوزش کے باعث درد ہوتے اور پیشاب میں خون پیپ یا البومن وغیرہ آنے کی تکلیف کے لئے قیمت -/290
دردِ گردہ کورس
ہر قسم کے درد گردہ میں بفضل تعالیٰ فوری آرام دہ اور مستقل شفا کیلئے مفید ہے قیمت: -/270
پتھری گردہ کورس
گردے، مثانے یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید کورس قیمت -/290
لٹریچر مفت
بذریعہ ڈاک -/2 کے ٹکٹ ارسال کریں
کیورٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: ہیڈ آفس: 771 کلینک: 211054
لیڈیز کلینک: 606 سیلز آفس: 211283